Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران) — يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومِ تجدید

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۸ شعبان ۱۴۰۱ھ ؛ یکم وفا ۱۳۶۰ ہش ؛ یکم جولائی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۴۹

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ سلسلہ کو بدنام کرتا ہے

اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے صحابہ کرام کی اطاعت، اطاعت تھی

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (نساء ۶۰)

ترجمہ: اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ ہم ہر حالت میں اطاعت کریں گے تنگی میں ہوں یا آسائش میں، ہمیں وہ حکم خواہ اچھا معلوم ہو یا بُرا۔ خواہ ہم پر ترجیح دی جا رہی ہو یعنی ہمارے حقوق دبائے جا رہے ہوں تب بھی اطاعت کریں گے۔ اور جن کے سپرد ہم نے اپنا امر کیا ہے۔ ان سے ہم تنازعہ نہ کریں گے۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی اطاعت، اطاعت تھی کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے اور ابوبکرؓ اپنے گھر کا مال و متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی وہ لے آئے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نصف۔ پھر ابوبکرؓ سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول گھر چھوڑ آیا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے۔

کیا اطاعت ایک سہل امر ہے۔ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔"

(ملفوظات چہارم ص۴۲۷)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۹ احسان/جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۲۸ جون رات ۱۰ بجے کی اطلاع کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص فضل اور رحمت سے ہمارے آقا کو ہمیشہ تندرست و توانا اور صحت مند رکھے۔ آپ کو ہر لمحہ پوری قوت اور توانائی کے ساتھ دن رات غلبۂ دین کے لئے انتھک اور مسلسل کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا کرتا رہے آمین

•• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت دو دانت نکلوانے کے بعد بھی ناساز ہے۔ دوائی کھا رہی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کے بابرکت وجود کی صحت و سلامتی کے لئے دن رات خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

دعا کی درخواست

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کے دورے کا اکثر حصہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ صحت کی خرابی اور کام کی زیادتی کی وجہ سے محترم میاں صاحب کی طبیعت مسلسل علیل ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور دورے کو ہر پہلو سے کامیاب فرمائے آمین

(قائمقام وکیل التبشیر)

بجلی کی رَو میں تعطل کا سلسلہ جاری ہے

ربوہ میں شدید گرمی کے اس موسم میں بجلی کی رَو میں وقفے وقفے سے تعطل پڑنے کا سلسلہ کئی روز سے جاری ہے صبح سے لے کر رات تک دن میں کئی بار بجلی تھوڑے تھوڑے وقفے سے آتی جاتی رہتی ہے۔ اس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بالخصوص بجلی سے چلنے والی قیمتی مصنوعات کے خراب ہو جانے اور جل جانے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اہل ربوہ نے محکمہ بجلی کے حکام سے درخواست کی ہے کہ وہ بجلی کی رَو میں اس آئے دن کے تعطل کے سلسلہ کو ختم کرائیں اور اہل ربوہ کو مشکلات اور پریشانیوں سے بچائیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ شعبان ۱۴۰۱ھ

یکم وفا ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں کے تسلسل کو جاری رکھنے اور کمال تک پہنچانے کا موقع

رمضان کی عظیم الشان برکات میں سے ایک یہ ہے کہ اس ماہ مبارک کی خصوصی عبادات پوری شرائط کے ساتھ بجا لانے کے نتیجہ میں ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور ہوتا بھی ہے بالخصوص اس ماہ مبارک میں کی جانے والی متضرعانہ دعاؤں کے ایک طیب و شیریں ثمر کے طور پر کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ ہی فرمایا ہے:-

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (البقرہ آیت: ۱۸۷)

ترجمہ:- اور (اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) قریب ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

خاص رمضان کے تعلق میں خدا تعالیٰ کا اپنے قریب ہونے کا ذکر کرنا اور اس کے ثبوت کے طور پر اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرنے کا ذکر کرنا اس امر پر دال ہے کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں زیادہ قبول کرتا ہے اور ان کے نتیجہ میں وہ انہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے رمضان کی اس عظیم الشان برکت کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مومنوں تک پہنچایا:-

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ ۔ (بخاری)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا قرب عطا کروں گا۔

یہ حدیث قدسی بھی اس امر پر دال ہے کہ خدا تعالیٰ رمضان میں روزہ داروں کی دعائیں بہت زیادہ قبول کرتا ہے کیونکہ قرب کی علامت اس نے خود قرآن مجید میں دعاؤں کی قبولیت کو قرار دیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ رمضان کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے ان ایام میں دعاؤں پر زور دینا ازبس ضروری ہے کیونکہ ان ایام میں کی جانے والی دعائیں جناب الٰہی میں بدرجۂ اولیٰ قبول ہوتی ہیں۔ رمضان کی ان عظیم الشان برکات کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا مہینہ شروع ہوتے ہی رمضان کا انتظار کرنا شروع کر دیتے تھے اور نہ صرف خود عبادات اور دعاؤں میں آپؐ کا شغف پہلے کی نسبت بہت بڑھ جاتا تھا بلکہ آپؐ لوگوں کو بھی خبردار فرماتے تھے کہ وہ ابھی سے عبادات اور دعاؤں میں شغف اختیار کر کے اپنے آپ کو رمضان کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر مستفیض ہونے کے قابل بنا لیں۔ اسی طرح شعبان کا مہینہ رمضان کے مجاہدہ کی تیاری میں گزرتا تھا۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے شعبان کی آخری تاریخوں میں صحابہؓ کو جمع ہونے کا ارشاد فرمایا جب صحابہؓ جمع ہو گئے تو آپؐ نے بہت بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور انہیں رمضان کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی پرزور الفاظ میں تلقین فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا:-

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۔ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا ۔ مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:- اے لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آ رہا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض کر دئے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ اس میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ مہینہ باہمی غمخواری اور ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبہ میں رمضان کی دیگر عظمتوں اور فضیلتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد صحابہؓ کو اس کے مجاہدہ کے لئے ابھی سے تیاری کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس سے ظاہر ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے ہی ہمارا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع بڑھ جانا چاہیئے اور خاص طور پر دعاؤں میں ہمارا شغف زیادہ ہو جانا چاہیئے تاکہ ہم دعائیں کرتے ہوئے رمضان کے مہینہ میں داخل ہوں اور پھر رمضان میں اپنی دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچائیں تاکہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے قرب سے نوازے یہاں تک کہ پیارے بچے کی طرح ہمیں وہ اپنی گود میں لے لے اور ہماری دعائیں قبول فرما کر ہمارے ساتھ ایسا محبت و پیار کا سلوک کرے کہ دنیا دیکھ لے کہ یہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا ہے۔

امسال اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف خاص کے ماتحت رمضان سے قبل سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خصوصی دعاؤں کی تحریک کرا کے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار کرنے میں پہلے ہی مستعد بنانے کا غیر معمولی سامان کر دیا ہے۔ چنانچہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جون کے مہینے یعنی ماہ شعبان کا بیشتر حصہ دعاؤں میں گزارا ہے اور دعاؤں کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ سو حضور ایدہ اللہ کی اس مبارک تحریک کے نتیجہ میں ہم امسال دعائیں کرتے ہوئے رمضان میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم رمضان میں جو دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے دعاؤں کے اس تسلسل کو ٹوٹنے نہ دیں بلکہ دعاؤں کی قبولیت کے ان خاص ایام میں دعائیں کرتے ہیں اور زیادہ شغف اختیار کریں اور اپنی دعاؤں کو درجۂ کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں یہاں تک کہ اِنِّیْ قَرِیْبٌ کی خدائی آواز ہمارے کانوں میں آ جائے اور خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب عجائب کام ہماری خاطر دکھائے اور دنیا دیکھ لے کہ یہ آتش بازی ایسے لغو اور بیہودہ کام میں اپنا روپیہ اور وقت ضائع کرنے والے اور حلوے پکا پکا کر خدا تعالیٰ سے غافل کرنے والی جھوٹی خوشیوں میں مگن رہنے والے نہیں ہیں بلکہ محبت الٰہی کی آگ میں جلنے والے اور اپنی روحوں کو پگھلا کر پانی کی طرح آستانۂ الوہیت پر گرانے والے خدا تعالیٰ کے وہ خاص اور پیارے بندے ہیں جن کے لئے اس کی غیرت جوش میں آتی ہے اور دنیا میں انقلاب برپا کر دکھاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل سے خصوصی دعاؤں کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے رمضان میں بھی پوری عاجزی اور تذلل کے ساتھ اس کے آستانہ پر جھکے رہنے اور اسی سے دعائیں مانگنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر خود ہی ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر ہمیں اپنی رضا سے نوازے اور رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کا مصداق بنائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

رمضان المبارک کے دوران

امرائے کرام و صدر اصحاب کی خدمت میں گذارش

۱۔ عید فنڈ ہر دو ست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرمایا جائے۔

۲۔ فطرانہ کی شرح سال ۱۹۸۱-۸۲ء میں چار روپے فی کس مقرر کی گئی ہے۔ بیرونی جماعتیں اس میں سے ۱/۱۰ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۴ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔

(ناظر بیت المال صدر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائل رمضان

(دارالافتاء ربوہ)

(قسط سوم)

سوال :- بحالت سفر روزہ رکھا جاسکتا ہے یا نہیں - نیز کتنے میل تک کا سفر ہو جسمیں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے؟

جواب :- سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے البتہ رمضان کے احترام میں برسر عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے - سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں اسے انسان کی اپنی تمیز اور قوت فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے

خلاصہ

سفر میں روزے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں -

۱- اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتا جا رہا ہو تو روزہ نہ رکھا جائے - کیونکہ اس صورت میں افطار یعنی روزہ چھوڑنا ضروری ہے

۲- اگر سفر کے دوران کسی جگہ رات کو ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو روزہ رکھا جاسکتا ہے - یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے -

۳- سحری کھانے کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے پہلے سفر ختم ہو جانے کا ظن غالب ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے -

۴- اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے -

بیمار اور مسافر

حضرت اقدس نے فرمایا کہ

" جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے - خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے - مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے - خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے - خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا"

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

روزہ رکھنے کی عمر

حضرت مصلح موعود نے فرمایا

" کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں - حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ الگ وقت ہوتا ہے بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے - میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سال سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے اور یہی بلوغت کی حد ہے .....

۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہیئے - مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا مگر حضرت (اقدس) ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر روزہ کا رعب ڈالتے تھے -

تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہیئے اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو پندرہ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں اس طرح بتدریج ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے"

(الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۲۵ء)

" بوڑھا جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے اس کے لئے روز رکھنا نیکی نہیں - پھر وہ بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں اور آئندہ ۵۰ - ۶۰ سال کے لئے ان وقت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں اس کے لئے بھی روز رکھنا نیکی نہیں ہو سکتا مگر جس میں طاقت ہے اور جو رمضان کا مخاطب ہے وہ اگر روزہ نہیں رکھتا تو گناہ کا مرتکب ہے"

(الفضل ۲ فروری ۱۹۲۳ء)

مرضعہ - حاملہ - بچہ اور طالب علم

قرآن کریم میں صرف بیمار اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنے کی وضاحت ہے دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کے لئے کوئی ایسا حکم نہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیمار کی حد میں رکھا ہے - اسی طرح وہ بچے بھی بیمار کی حد میں ہیں جن کے اجسام ابھی نشوونما پا رہے ہیں خصوصاً وہ جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں ان دنوں ان کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں - کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے - پس اس سے کیا فائدہ ہے کہ ایک بار روزہ رکھ لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے -

(الفضل جلد ۱۸ نمبر ۸۸ ۳۱-۳۰)

سوال :- طالب علم جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہے اس کے لئے روزے رکھنے کی کیا ہدایت ہے

جواب :- روزہ کی وجہ سے روزمرہ کی مصروفیات کو ترک کرنے کا ہمیں حکم نہیں دیا گیا - اس لئے روزمرہ کے کام کی وجہ سے اگر ایک انسان کے لئے روزہ ناقابل برداشت ہے تو وہ مریض کے حکم میں ہے لیکن اس بارہ میں کلیۃً وہ اپنے اقدام کا خود ذمہ دار ہوگا - اور اس سے اس کی نیت اور حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ سلوک کرے گا -

گویا اپنے حالات کے بارہ میں فیصلہ دینے میں انسان آپ مفتی ہے جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے - اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو تو کبھی اس پر روزہ واجب نہ ہوگا - اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے - ہاں تقویٰ سے کام لے کر خود سوچ لے کہ صرف بند نہ ہو بلکہ حقیقی بیمار ہو"

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۲۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال :- بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت ہوتی ہے مثلاً تخم ریزی کرنا فصل کا کاٹنا ایسے مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کے نسبت کیا ارشاد ہے؟

جواب :- حضرت اقدس نے فرمایا

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"

یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اور اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے اور

"عَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ"

کی نسبت فرمایا کہ معنے یہ ہیں جو طاقت نہیں رکھتے

(بدر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء)

ایک دوست نے حضرت اقدس سے ذیابیطس کی بیماری میں روزہ کے متعلق دریافت کیا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا

"بیماری میں روزہ جائز نہیں اور ذیابیطس کے لئے تو بہت ہی مضر ہے"

(الفضل ۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

بعض پرانی بیماریاں

بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کر لیتا ہے مثلاً پرانی بیماریاں ہیں ان میں انسان سب کام کرتا رہتا ہے ایسا شخص بیمار نہیں سمجھا جاتا۔

حضرت اقدس سے ایک دفعہ یہ فتویٰ پوچھا گیا کہ کیا اس ملازم کا سفر شمار کیا جائے گا جو ملازم ہونے کی وجہ سے سفر کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا

"اس کا سفر سفر نہیں گنا جا سکتا۔ اس کا سفر تو ملازمت کا ایک حصہ ہے اسی طرح بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے فوجیوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں۔ چند دن پیچش ہو جاتی ہے مگر اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ نہیں دیتے۔ پس اگر دوسرے کاموں کے لئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے۔ اس قسم کے بہانے محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے خلاف ہوتے ہیں۔ بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانے سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ جتنے روزے اس نے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے۔

بعض فقہاء کا خیال ہے کہ پچھلے سال کے چھوٹے ہوئے روزے دوسرے سال نہیں رکھ سکتا (بدایۃ المجتہد جلد اوّل صفحہ ۲۰۶) لیکن میرے نزدیک اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا تو لاعلمی معاف ہو سکتی ہے ہاں اگر اس نے دیدہ دانستہ روزے نہیں رکھے تو پھر قضا نہیں جیسے جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں لیکن اگر اس نے بھول کر روزے نہیں رکھے یا اجتہادی غلطی کی بنا پر اس نے روزے نہیں رکھے تو میرے نزدیک وہ دوبارہ رکھ سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء)

(باقی)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی، اصلاحی اور تربیتی سرگرمیاں

(مکرم منیر الاسلام یوسف صاحب مبلغ مغربی جاوا)

نماز تہجد کا اہتمام :- ۲ فروری کو مغربی جاوا کے ایک چربون (CIRAN-BON) میں نماز تہجد کا انتظام کیا گیا جس میں خدام۔ انصار۔ لجنہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ سب نے شرکت کی۔ نماز میں غلبۂ اسلام اور جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے منفرعانہ دعائیں کی گئیں۔ نماز تہجد اور صبح کی نماز کے بعد قرآن کا درس دیا گیا۔

یوم تربیت :- ۸ فروری کو یوم تربیت منایا گیا اور احباب جماعت کو اپنی اصلاح کرنے اور دوسروں کے لئے نیک نمونہ بننے کی تلقین کی گئی ۲۲ فروری کو دوبارہ یوم تربیت منایا گیا

جلسہ کا انعقاد :- ۲۲ فروری کو ایک احمدی دوست مکرم امیر الدین صاحب کے گھر میں اجلاس منعقد کیا گیا جس میں احمدی دوستوں کے علاوہ پندرہ غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے اجلاس میں احمدیت کی صداقت کو مدلل طور پر پیش کیا گیا۔

اسی طرح (CIKALONG KULON) میں ایک احمدی دوست ROSASIH صاحب نے محکمہ تعلیم کے تین افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچایا انہوں نے ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر مطالعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

وقار عمل :- جماعتہائے احمدیہ TSGAL SARI اور LEUWIL-IEUR نے ۱۱ تا ۱۴ مارچ متواتر چار دن مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ایک مثالی وقار عمل منایا جس میں خدام کے علاوہ انصار اور اطفال بھی شامل ہوئے۔

تربیتی اجلاس :- ۱۶ مارچ کو جماعت کا ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں متعدد تربیتی امور پر زور دینے کے علاوہ قرآن کریم اور حدیث کا درس بھی دیا گیا چیالاڈا (CHISALADA) کے مبلغ مکرم عبدالرحمان صاحب نے تحریر کیا ہے کہ ایک سکول ماسٹر سے تبادلہ خیالات ہوا جب ان کو یہ معلوم ہو کہ احمدیت کے ذریعہ اسلام اب یورپ امریکہ اور افریقہ میں پھیل رہا ہے اور روز افزوں ترقی کر رہا ہے تو وہ بہت متاثر ہوئے۔

یہ صاحب اس سے قبل ہمارے سخت مخالف تھے لیکن اب انہوں نے مخالفت ترک کر دی ہے۔

اعلان داخلہ

داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں داخلہ کے لئے فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ اگست مقرر ہوئی ہے خواہشمند طالب علم راہنمائی اور تعاون کے لئے خاکسار سے رابطہ پیدا کریں

ملک محمود احمد۔ جوائنٹ سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
c/o احمدیہ ہال میگزین لین کراچی صدر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیچی مان میں

برانچ آہا فو سالانہ ریجنل کانفرنس

(مکرم اقبال احمد صاحب غضنفر مبلغ مقیم ٹیچی مان۔ گھانا)

۱۔ امسال حسب ارشاد مکرم امیر صاحب سالانہ ریجنل کانفرنس دو دن کی بجائے ایک دن منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ریجن ... سرکٹوں پر منقسم لہٰذا تمام سرکٹوں کے احباب جماعت اجتماعی اور انفرادی رنگ میں کانفرنس سے اطلاع دی گئی نیز سرکٹ کے بعض احباب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی جس کے لئے خصوصی دعوت نامے ارسال کئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کے لئے ۲۸ مارچ کا دن مقرر تھا۔ لیکن دور سے آنے والے احباب نماز جمعہ سے قبل ہی ٹیچی مان پہنچ گئے تھے۔ شام تک تو اکثریت ٹیچی مان پہنچ گئی تھی صرف دو بسیں اگلی صبح کو پہنچیں۔

۲۔ جمعہ اور ہفتہ کی رات کو ٹیچی مان شہر میں پبلک پروگرام کئے گئے جو رات گیارہ بجے تک جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام کامیاب رہا۔ متعدد احباب نے غیر مسلمان عیسائی مشرک شامل ہوئے سوالات دریافت کئے جن کے مناسب جوابات دیئے گئے۔

۳۔ پروگرام ہفتہ کی صبح کو نماز فجر سے شروع ہوا جو خاکسار (اقبال احمد غضنفر) نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد پہلی تقریر مسٹر عیسیٰ اماموا مشنری FIAPRE کی آپ کا موضوع تربیت اولاد آپ نے قرآن حدیث اور دیگر حوالہ سے واضح فرمایا کہ بچوں کی تربیت کرنا ایک مومن کا فرض ہے جو شخص اس بارہ میں کوتاہی کرتا ہے وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اس بارہ میں اس سے مواخذہ کیا جائے گا۔ نیز جماعتی ترقی کے لئے بچوں کی تربیت نہایت ضروری ہے۔

دوسری تقریر مسٹر ٹوسی ڈوڈنکر نے "نظام کی اہمیت" کے موضوع پر کی۔ آپ نے نہایت اچھے رنگ میں یہ ثابت کیا کہ نظام کے بغیر کوئی سلسلہ کامیابی سے نہیں چل سکتا۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز نظام کی اطاعت میں مضمر ہے۔ جو شخص نظام جماعت کی خلاف ورزی کرے گا اس کا نقصان اس کی ذات کو پہنچے گا وہ جماعت کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ لہٰذا ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ اپنے اپنے دائرہ میں نظام جماعت کی پوری پوری اطاعت کرے تاکہ ہم جلد کامیابی حاصل کر سکیں

۴۔ مکرم امیر صاحب ہفتہ کی صبح کو قریباً ساڑھے آٹھ بجے ٹیچی مان تشریف لائے احباب جماعت سے ملاقات کرنے اور دیگر ضروری امور سرانجام دینے کے بعد دس بجے مقام جلسہ میں تشریف لے گئے جلسہ احمدیہ پرائمری اور مڈل سکول کی گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب کے تشریف لانے کے بعد کارروائی مسٹر عثمان ابوبکر افرو ریجنل چیئرمین کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو سرکٹ مشنری احمد مانو نے کی بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے احباب جماعت کو باقاعدگی سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرنے اور تمام برائیوں سے اجتناب کرنے کی تلقین کی مثلاً سگریٹ نوشی شراب نوشی۔ جوا اور لاٹری وغیرہ بعد ازاں آپ نے دعا کروائی اور باقاعدہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی

۵۔ دوسری تقریر۔ آپ کے خطاب کے بعد مسٹر صادق ڈونک صاحب نے "تبلیغ کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ تبلیغ کے بغیر جماعتی ترقی محال ہے ہر احمدی کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ میں تبلیغ کرے اور مستقل مزاجی سے کرے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے ابتدائی مبلغین اور لوکل احباب کی تبلیغ کے واقعات بیان کئے

۶۔ تیسری تقریر۔ مسٹر صادق ڈونکر کی تقریر کے بعد خاکسار (اقبال احمد غضنفر) نے احباب جماعت سے خطاب کیا میری تقریر کا موضوع "اسلام میں تعلیم" تھا۔ خاکسار نے قرآن و حدیث اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم کی اہمیت واضح کی۔ نیز کہا کہ لوگ عام طور پر تعلیم سے مراد دنیاوی تعلیم لیتے ہیں۔ یہ اسلامی منشاء کے خلاف ہے۔ اسلام میں تعلیم سے حقیقی تعلیم مراد ہے یعنی ایسی تعلیم جو انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم کروا دے۔ لیکن اگر تعلیم دنیاوی کے نتیجہ میں انسان دہریہ ہو جائے تو ایسی تعلیم اسلام کے قطعاً خلاف ہے۔ ابتدائے آفرینش سے تمام انبیاء اور صلحاء ایسی ہی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں جس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ کا محبوب بن جائے بالآخر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تعلیم بنی نوع انسان کے لئے لائے ہیں وہ قرآن پاک کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہے اس سلسلہ میں خاکسار نے صحابہ کی مثالیں بیان کیں کہ ان کو قرآن پاک سے کس قدر محبت تھی بعض صحابہؓ تو دن رات قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ لہٰذا ہر احمدی کو صحابہؓ کے نمونہ پر عمل کرنا چاہیئے یعنی قرآن کریم کو پڑھنا سمجھنا اور اس کی تعلیم پر صحیح معنوں میں عمل کرنا چاہیئے۔ بالآخر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمی سکیم کا مقصد بیان کیا جو آپ نے جماعت کے لئے جاری فرمائی ہے

۷۔ چوتھی تقریر۔ جماعت کے بزرگ پاپا ہارون صاحب نے فرمائی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "میں نے اسلام کیسے قبول کیا" آپ نے اس سلسلہ میں ابتدائی احمدیوں کی تبلیغ کے واقعات بیان کئے اور کہا کہ میں مشرک تھا۔ ایک روز چند احمدی تبلیغ کر رہے تھے میرے ساتھیوں نے مجھے کہا کہ ان کی باتیں نہ سنو لیکن میں نے کہا یہ غلط بات ہے اگر یہ لوگ صحیح باتیں کر رہے ہیں تو ہمیں قبول کرنی چاہئیں چنانچہ ان احمدیوں کی تبلیغ کے نتیجہ میں میں نے بیعت کر لی بعد ازاں مجھے بڑے ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑا حتیٰ کہ میری بیوی بھی مجھ سے جدا ہو گئی لیکن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہا اور کوئی بھی ابتلا مجھے ہلا نہ سکا

۸۔ پانچویں تقریر ٹیچی مان ڈسٹرکٹ کے ڈی۔ سی صاحب کی تھی۔ آپ نے احباب جماعت سے درخواست کی کہ اس وقت گھانا کی حالت بہت خراب ہے لوگ دن بدن برائیوں میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ بلیک مارکیٹنگ ہر آدمی کا پیشہ ہے۔ لہٰذا آپ لوگ اس بارہ میں ملک کی بہترین رنگ میں خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان برائیوں میں ملوث نہیں ہیں دوسرے لوگ ملوث ہیں جب آپ دوسروں کو برائیاں ترک کرنے کی تلقین کریں گے تو یقیناً آپ کی باتوں کا ان پر اثر ہو گا

۹۔ چھٹی تقریر۔ مکرم اسحاق ہارون والا صاحب کی تھی آپ نے قربانی کی اہمیت جماعت رنگ میں تقریر فرمائی آپ بفضل اللہ تعالیٰ عربی دان ہیں اور اسلام کا درد رکھتے ہیں۔ چنانچہ ریجن میں جہاں کہیں بھی کوئی جلسہ یا تبلیغی پروگرام ہوتا ہے اس میں یہ ضرور شامل ہوتے ہیں اور اپنے علم سے احباب کو مستفید کرتے ہیں آپ نے اسلام کی خاطر قربانی کرنے والوں کی متعدد مثالیں بیان کیں کہ حاضرین کو اس قدر متاثر کیا کہ ہر ایک جو کچھ اس کے پاس تھا دینے کے لئے تیار ہو گیا چنانچہ آپ کی دوسری تقریر کے بعد مالی قربانی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر میں مخلصین جماعت نے پینتیس ہزار سے زائد سیڈیز جو پاکستانی کرنسی کے ... ایک لاکھ سے بھی زائد ... پیش کر دیئے۔ چونکہ دیر ہو رہی تھی اور نمازیں بھی ادا کرنی تھیں اس لئے اجلاس ختم کرنا پڑا ورنہ لوگ مزید رقم دینے کے لئے تیار تھے۔

بالآخر مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو چند نصائح فرمائیں اور اجتماعی دعا کروائی اس طرح یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں جامع مسجد میں ظہر و عصر کی نماز ادا کی گئی۔

در احباب جماعت کو واپسی جانے والوں کو اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ کیا

صاحب حیثیت دوستوں سے گذارش

(مکرم خواجہ نور رشید احمد صاحب مجاہد انسپکٹر تحریک جدید)

تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں مجھے متعدد دوستوں کی خدمت میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ان میں سے بعض احباب جو مالی لحاظ سے بفضل خدا صاحب حیثیت کہلاتے ہیں۔ تحریک جدید کے میدان میں پوری استطاعت سے حصہ لیتے نظر نہیں آتے۔ ان کی خدمت میں حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد پیش کیا جاتا ہے:۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کوئی شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔"

اس پر اکثر جواب ملتا ہے کہ ہمارا چندہ حیثیت کے مطابق ہی ہے۔ جماعت میں ایک طبقہ ایسا ہے جس نے مالی قربانیوں میں بڑا ہی قابل قدر نمونہ قائم فرمایا ہوا ہے مثلاً جماعت احمدیہ لاہور میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کا چندہ سولہ ہزار روپیہ ہے۔ کراچی کی جماعت میں مکرم ڈاکٹر انصاری صاحب کا چندہ پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ اسی طرح مرکز میں ایک ایسا طبقہ موجود ہے جس نے نہ صرف اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے بلکہ وہ دین کی خاطر اموال پیش کرنے میں بھی نیک نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں چند واقفین زندگی کے اسماء بغرض دعا و تحریص و ترغیب درج ہیں۔

(۱) مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب	۵۰۰ —	روپے
(۲) " مولوی بشارت احمد صاحب بشیر	۲۶۵ —	"
(۳) " چوہدری شبیر احمد صاحب	۲۵۹ —	"
(۴) " " سمیع اللہ صاحب سیال	۱۸۰ —	"
(۵) " " حمید اللہ صاحب	۱۲۰ —	"
(۶) " سردار فیروز الدین صاحب لمبرتسری	۱۱۱ —	"
(۷) " چوہدری ناصر احمد صاحب	۱۰۲ —	"

یہ تمام واقفین زندگی ہیں اور ان صاحب حیثیت اصحاب کے لئے نمونہ ہیں جو اپنی دنیوی وجاہت کی خاطر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن تحریک جدید کے میدان میں ۶۰ روپیہ دے کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ براہ کرم وہ حضرت مصلح موعود کے اس معیار پر بھی پورے اتریں کہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر چندہ تحریک جدید پیش کیا جائے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس طرف متعدد مرتبہ توجہ دلائی ہے اور مشاورت میں بھی اس پر زور دیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے صاحب حیثیت دوستوں سے اس معیار کو اپنانے کی درخواست کی جاتی ہے۔

تعزیتی قرارداد

صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور کا نفرنس کے ایک اجلاس میں جو ۱۲ جون ۸۱ء کو منعقد ہوا مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی۔

ہم جملہ صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور کانفرنس کے اجلاس میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم کو سندھ کی مقامی جماعتوں سے بے حد محبت تھی اور آپ نے ان کی دینی تربیت اور مرکز سے وابستگی کے لئے ان تھک کوشش کی اور ہر شخص کی طبیعت اور مزاج کے مطابق ان کی اصلاح اور بہبود کے لئے کوشش کی۔ ان کے تمام معاملات میں قیمتی مشورے دیئے۔ آپ ہر ملنے والے سے بشاشت سے ملتے تھے اور موقع کے لحاظ سے نصائح فرماتے تھے۔ ضلع کے تربیتی اجتماعوں اور دوروں میں آپ کا وجود باعث کشش تھا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین۔

(صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع لائلپور کانفرنس)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے احمدی طلباء متوجہ ہوں

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۱ء مقرر کی گئی تھی۔ لیکن امیدواروں کی سہولت کے لئے اس میں ۲۰ جولائی ۱۹۸۱ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔ لہٰذا جو طلباء زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان کا انٹرویو عید الفطر کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ اور امیدواران کو علیحدہ تحریری طور پر بھی اطلاع دی جائے گی۔

نوٹ:۔ اگر کوئی ایسا امیدوار ہے جس کا میٹرک کے امتحان کا نتیجہ ابھی نہیں نکلا تو وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی درخواست بھجوا دیں اور پھر نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیور کی زکوٰۃ کیلئے تاکیدی ارشاد

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرتی ہو؟ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضورؐ نے ان سے کہا کہ تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔

(مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ اس لئے نظارت ہذا ان بہنوں سے جن پر زکوٰۃ واجب ہے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بہنوں کو اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے۔ مگر ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع لجنہ و ناصرات موصول ہوا ہے۔ جب کہ گذشتہ سال بھی اس چندہ کی وصولی میں بہت کمی رہی تھی۔ براہ کرم تمام لجنات اپنی اپنی ممبرات سے ڈیڑھ روپیہ فی ممبر کے حساب سے چندہ وصول کر کے فوری طور پر مرکز کو بھجوائیں۔ تاکہ اجتماع کے ابتدائی انتظامات کی طرف توجہ دی جا سکے۔

(سیکرٹری مال دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی کا دورہ حلقہ قلعہ کالروالہ

مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۸۱ء گیارہ بجے کے قریب محترم نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ پہنچے۔ آپ کے ہمراہ مکرم مولوی محمد حسین صاحب اور مکرم نصیر احمد صاحب شاد مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی تھے۔ شام پانچ بجے کے بعد محترم نائب ناظر صاحب بدوملہی سلائیڈز دکھانے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں گھٹیالیاں محترم مولوی محمد حسین صاحب اور مکرم نصیر احمد صاحب شاد مربیان سلسلہ احمدیہ کو چھوڑ دیا گیا۔ تا رات گھٹیالیاں جلسہ اور تربیتی کام ہو سکے۔

بدوملہی:

۱۱ر جون بعد نماز مغرب ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک تبلیغی سلائیڈز دکھائی گئیں۔ سلائیڈز سے پہلے محترم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے پندرہ بیس منٹ تک نہایت ہی مؤثر انداز میں تقریر فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔ سلائیڈز کے پروگرام میں ڈیڑھ سو غیر از جماعت نے شرکت کی۔ احمدی مرد اور عورتیں بھی کثیر تعداد میں تشریف لائی تھیں۔ مسجد ناظرین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اور جگہ کی قلت محسوس ہو رہی تھی۔ یہ پروگرام نہایت ہی کامیاب اور پر اثر رہا اور دیکھنے والوں پر ایک گہرا اثر چھوڑ گیا۔

قلعہ کالروالہ:

۱۲ر جون ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک لجنہ اماء اللہ قلعہ کالروالہ کے زیر اہتمام جلسہ میں نہایت شرح وبسط کے ساتھ تقریر فرماتے ہوئے احمدی خواتین کو خدمت خلق، عزت دینی رکھنے والی اور ایثار پیشہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کی کارروائی محترمہ کوثر بیگم صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔

خطبہ جمعہ قلعہ کالروالہ:

خطبہ جمعہ بھی آپ نے قلعہ کالروالہ میں پڑھایا۔ ۴۵ منٹ کے خطبہ میں آپ نے مرکز سے وابستگی اور دیگر ضروری تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

گھٹیالیاں:

۱۲ر جون کو ہی بعد نماز مغرب و عشاء ۸ بجے رات محترم نائب ناظر صاحب کی زیر صدارت مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ بعد ازاں ایک خادم نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم نصیر احمد صاحب شاد اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربیان سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ آخر میں محترم نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے صدارتی تقریر فرمائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ رات ۱۰ بجے ختم ہوا۔

(عبدالحمید خان مربی سلسلہ احمدیہ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ)

ضروری اعلان برائے اطفال و ناصرات

موسم گرما کی تعطیلات کے پیش نظر مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" کی آخری تاریخ ۱۵ر جون سے بڑھا کر ۱۵ر جولائی کر دی گئی ہے۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اس رعایت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیے اور ۱۵ر جولائی سے پہلے اپنا مضمون مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تربیتی جلسہ

۱۲ر جون کو بعد نماز مغرب مجلس دارالفیض میں مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی (شعبہ اصلاح وارشاد) نے ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔

تلاوت، نظم اور نظم کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے تقریر کی۔ اس کے بعد تقریر کے مہمان خصوصی محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے "آخرت کا اسلامی تصور اور سفر آخرت کی تیاری" کے موضوع پر ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آخر پر محترم مولانا صاحب کے ارشاد پر حافظ راشد احمد جاوید صاحب نے دعا کرائی۔

اس جلسہ میں تین سو سات ۳۰۷ خدام، اطفال، انصار اور مستورات نے شرکت کی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

چندوں کی ترسیل سے متعلق ضروری ہدایت

تمام صدر صاحبات و سیکرٹریان مال لجنہ اماء اللہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ ہر قسم کے چندوں کی رقوم مرکز کو ارسال کرتے وقت ان کی تفصیل ضرور ساتھ بھجوایا کریں۔ تفصیل کے بغیر رقوم منتقل کروانے سے دقت بہت سی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور رقم اسی طرح ہی پڑی رہتی ہے۔ براہ کرم تمام لجنات آئندہ اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہدایات و پروگرام اجتماع لجنہ مرکزیہ

ہدایات و پروگرام برائے اجتماع لجنہ ناصرات الاحمدیہ ہر لجنہ کو پوسٹ کر دیئے گئے ہیں۔ لجنات ان ہدایات کے مطابق اپنی ممبرات کی اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری ابھی سے شروع کروا دیں۔

اگر کسی لجنہ کو یہ ہدایات اور پروگرام نہ ملے ہوں تو وہ فوری طور پر ہمیں لکھ کر منگوا لیں۔ اور انہیں سنبھال کر رکھیں۔ اجتماع کے موقع پر کسی کو پروگرام نہیں دیا جائے گا۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

(۱) میری اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں ایک آپریشن بھی ہوا۔ لیکن علاج معالجہ کے باوجود ابھی تکلیف دہ ہے۔ مریضہ بہت کمزور ہو چکی ہیں اور ہم سب گھر والے بھی پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہماری جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ (صوبیدار کریم دین دارالنصر غربی۔ ربوہ)

(۲) میرے والد صاحب محترم عبدالخالق صاحب بھٹی آف بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان کو یکم جون ۱۹۸۱ء کو بیل نے مارا ہے۔ جس سے ان کا جسم زخمی ہو کر رہ گیا ہے۔ ہسپتال مقدان میں ۲ر جون کی شام کو داخل کیا۔ دوسرے دن آپریشن ہوا۔ گو اب تکلیف میں افاقہ ہے لیکن کسی وقت بخار ہو جاتا ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں جلد از جلد صحت کاملہ سے نوازے اور ہر قسم کی تکلیف دور فرمائے۔ آمین

(عبدالرحیم مدرس بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ہم نے ساری دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"خدا کہتا ہے ساری دنیا کے سارے ملکوں میں جا کر ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا کر دو۔ اس کے لئے تدابیر سوچنا منصوبے بنانا اور ان کو عملی جامہ پہنانے کے وسائل تلاش کرنا ہمارا کام ہے۔"

اس مقصد کے حصول کی خاطر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض منصوبے جاری فرمائے ہیں جو کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ انہی منصوبوں میں ایک عظیم منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کا ہے۔ احباب کو علم ہے کہ اس کے اجرا سے غلبۂ دین حق کی مہم کو بہت تقویت پہنچی ہے اور کام میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پروگرام درس حدیث

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق امسال بھی ماہ صیام میں مسجد مبارک میں بعد نماز فجر درس حدیث ہوا کرے گا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

یکم رمضان تا ۵ رمضان المبارک		خاکسار عبدالمالک خان
۶ " " ۱۰ " "		مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۱۱ " " ۱۵ " "		" ملک سیف الرحمٰن صاحب
۱۶ " " ۲۰ " "		" مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۲۱ " " ۲۵ " "		" لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ
۲۶ " " آخر " "		" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ربوہ میں فری کوچنگ کلاسز کا اجراء

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور فیصل آباد اور ربوہ نے باہم اشتراک سے ربوہ میں ایف اے / ایف ایس سی کے طلباء کے لئے فری کوچنگ کلاسز جاری کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

یہ کلاسز ۲ جولائی سے لائبریری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایوان محمود میں منعقد ہونگی۔ ایف اے / ایف ایس سی کے طلباء سے درخواست ہے کہ وہ کلاس کے اجرا سے پہلے محترم حبیب الرحمٰن صاحب نزد لائبریری خلافت لائبریری ربوہ تا ۳ بجے نام لکھوا دیں۔

نیز باہر سے آنے والے طلباء کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ایسوسی ایشن کی طرف سے رہائش و خوراک کا کوئی انتظام نہیں ہوگا۔ اہل اپنے انتظام پر جو طالب علم تشریف لانا چاہیں وہ بڑی خوشی سے تشریف لائیں۔

(سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن)

مجلس موصیان اور تعلیم القرآن

اس وقت تمام جماعتوں میں مجلس موصیان کے قیام اور صدر موصیان اور نائب صدر موصیان کے انتخاب کا عمل شروع ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء میں موصیان کو قرآن کریم سے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے متعلق توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ

"قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کرنا ہر موصی کا بحیثیت فرد اور ہر موصیوں کی مجلس کا بحیثیت مجلس پہلا اور آخری فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کرنا کہ وقف عارضی کی سکیم کے ماتحت زیادہ سے زیادہ موصی اصحاب اور ان کی تحریک پر وہ لوگ حصہ لیں جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ اور ان پر یہ فرض ہے کہ پہلے وہ اپنے گھر سے یہ کام شروع کریں۔ حتیٰ کہ ان کے گھر میں کوئی مرد، کوئی عورت، کوئی بچہ یا کوئی فرد جو ان کے اثر کے نیچے ہو یا ان کے پاس رہتا ہو ایسا نہ رہے کہ جسے قرآن نہ آتا ہو۔ پہلے ناظرہ پڑھنا سکھانا ہے پھر ترجمہ سکھانا ہے۔ پھر قرآن کریم کے معنے۔ پھر اس کے علوم اور اس کی حکمتوں سے آگاہ کرنا ہے۔"

اسی طرح ایک اور خطبہ میں فرمایا:

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہو۔ ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو۔ اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔" (خطبہ جمعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

منتخب صدران کا فرض ہے کہ وہ موصیان کو اپنی ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) و وقف عارضی)

اعلان برائے وصیت کنندگان

جو احباب ۳۰ جون کے بعد وصیت فارم پُر کریں وہ اعلان وصیت کی مد میں مبلغ -/۲۶ روپے داخل خزانہ کروائیں۔ جماعتوں کے عہدیدار بالخصوص سیکرٹریان مال و صدر صاحبان مجالس موصیان اس اعلان سے تمام احباب کو مطلع کر دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمایاں کامیابی پر درخواست دعا

خدا کے فضل و احسان سے عزیزم علیم الدین ابن چوہدری رشید الدین صاحب سابق مبلغ لائبیریا سرگودھا سیکنڈری بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں ۱۲ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں دوم آیا ہے الحمد للہ

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بابرکت بنائے اور آئندہ زندگی میں عزیز کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

(سید شمس الحق دارالافتاء ربوہ)

دمہ کورس - ASTHMA COURSE

دمہ کیور	15/-	ASTHMA CURE
دمہ ریلیف	20/-	ASTHMA RELIEF
چھاتی ٹانک	5/-	LUNGS TONIC

چالیس روزہ کورس کی قیمت -/۴۰ روپے ڈاک خرچ و پیکنگ -/۵ روپے
لٹریچر مفت

کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مشہور منجن

دانتوں کی مضبوطی اور جلا کے لئے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ